بسم الله الرحمن الرحیم

# معاونت تحقیق


| | |
|---|---|
| سرشناسہ: | قرائتی، محسن ۱۳۲۴ - |
| عنوان قرار دادی: | قرآن و امام حسینؑ (دہ کفتار) اردو؛ ترجمہ: سید نصرت علی جعفری |
| عنوان ونام پدیدآور: | قرآن اور امام حسینؑ /تصنیف محسن قرائتی؛ |
| مشخصات نشر: | قم مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفیٰ ﷺ ۱۳۹۰ |
| مشخصات ظاہری: | ۸۰ ص |
| شابک: | ۹۷۸-۹۶۴-۱۹۵-۵۲۵-۲ |
| وضعیت فہرست نویس: | فیپا |
| یاداشت: | اردو |
| یادداشت: | چاپ دوم: ۱۳۹۱. |
| یادداشت: | چاپ سوم: ۱۳۹۴(فیپا) |
| موضوع: | حسین بن علیؑ امام سوم، ۴- ۶۲ ق، واقعہ کربلا ۶۱ ق. |
| شناسہ افزودہ: | جعفری، سید نصرت علی، مترجم |
| ردہ بندی کنگرہ: | BP ۴۱/۴/ق۳۵ق۴۰۴۶ ۱۳۹۱ |
| ردہ بند ین دیوبی: | ۲۹۷/۹۵۳ |
| شمارہ کتابشناسی ملی: | ۲۵۶۰۸۷۰ |

# قرآن اور امام حسین علیہ السلام

تصنیف

حجۃ الاسلام والمسلمین محسن قرائتی

ترجمہ

سید نصرت علی جعفری (چندن پٹوی)

مرکز بین المللی
ترجمہ و نشر المصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ

قرآن اورامام حسین علیہ السلام
مولف: حجۃ الاسلام والمسلمین محسن قرائتی
ترجمہ: سید نصرت علی جعفری(چندن پٹوی)
نظر ثانی: شیخ وزیر عباس حیدری مظفرنگری
ناشر: مرکز بین المللی ترجمہ و نشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ (قم، ایران) با تعاون: العصر آرگنائزیشن(ہند)
طبع سوم: ۱۳۹۴ھ.ش، ۱۴۳۷ھ.ق، ۲۰۱۵ء
تعداد: ۱۰۰۰ قیمت: ۵۰۰۰۰ ریال چاپخانہ: زلال کوثر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

● قم، خیابان شہداء، خیابان معلم غربی(حجتیہ)، نبش کوچہ ۱۸۔ ٹیلیفون و فیکس:۹-۳۷۸۳۹۳۰۵-۲۵-۰۰۹۸
● قم، بلوار محمد امین، سہ راہ سالاریہ ۔ ٹیلیفون:۳۲۱۳۳۱۰۶-۲۵-۰۰۹۸ ـ فیکس:۳۲۱۳۳۱۴۶-۲۵-۰۰۹۸

www.pub.miu.ac.ir miup@pub.miu.ac.ir

ان تمام افراد کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کے منظرعام تک آنے میں ہماری مدد کی

# سخن ناشر

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز "حوزۂ علمیہ " گذشتہ چودہ سو سال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اور اپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب وفراز سے دوچار ہوا ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج (Globle Villege) بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاً علوم انسانی سے متعلق جدید معمّوں نے اسلامی افکار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ و مشکل امور کو اپنے ذمہ لیناہی ایسی دشواریوں کا سبب بنا ہے۔

کیونکہ مملکت کا نظام چلانے کے لئے ہر جگہ اور ہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا ہی سخت اور مشکل کام ہے اس لئے کہ دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار کو مدّ نظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں

دینی محققین کو ہر طرح کے فکری اور تربیتی انحراف سے بچانا اہم ہے جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کے بنیاد رکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینی رحمہ اللہ اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ خامنہ ای مدظلّہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں "جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیہ" نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے خالص محمد اسلام کے علوم و معارف کی نشرواشاعت کے لئے "مرکز بین المللی ترجمہ و نشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ" کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم سید نصرت علی جعفری کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک ان اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ان تمام دوست واحباب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کریں جو ہماری اس کتاب کی نشرواشاعت میں شریک رہے۔

ارباب فضل و معرفت سے ہماری گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی ترجمہ و نشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

# فہرست کتاب


آغاز سخن ........................................ ۹
بیان مترجم ........................................ ۲۱
مقدمہ کتاب ........................................ ۲۵
قرآن اور امام حسین علیہ السلام ........................................ ۲۹
کربلا میں مقصد، اخلاص، نشاط اور آگہی ........................................ ۳۴
شعور و آگہی ........................................ ۳۸
امام حسین علیہ السلام کا قیام قرآن کی روشنی میں ........................................ ۴۰
امام حسین علیہ السلام کے اہداف و مقاصد اور قرآن ........................................ ۴۷
امر بالمعروف اور امام حسین علیہ السلام ........................................ ۵۱
ناحق تاویلیں ........................................ ۵۴
کربلا میں قرآنی جلوے ........................................ ۵۵
کربلا اور عزت و ذلت ........................................ ۵۹
امام حسین علیہ السلام اور اہمیت نماز ........................................ ۶۴

قرآن اور شہداء کی یاد ........................................ ۶۸
زیارت عاشورا قرآن کے آئینہ میں ........................................ ۷۳
منابع وماخذ ........................................ ۷۸

# آغاز سخن

**جامعۃ المصطفیٰ العالمیہ قم ایران کے رئیس حضرت آیہ اللہ علی رضا اعرافی** دامت برکاتہ

ناچیز آپ حضرات کی خدمت عالیہ میں اپنے عرائض کا خلاصہ پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے۔اس کا مقدمہ یہ ہے کہ کربلا اور عاشورہ کا قرآن سے ایک قوی اور عمیق رابطہ ہے جیسا کہ زیارت اور دعا میں ذکر ہوا ہے: "السلام علیك یا شریك القرآن" یہ جملہ اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ قرآن کا امام حسین علیہ السلام، کربلا اور عاشورہ کے ساتھ اتنا گہرا رابطہ اور اٹوٹ رشتہ ہے۔جس کو ایک دوسرے کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔وہ آیات جو سید الشہدا سالار کربلا کی قصیدہ خواں ہیں وہ کلی طور پر دو گروہ میں تقسیم ہوتی ہیں۔

ان میں بعض آیات بطور خاص یا عام ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی امامت وولایت کے لئے ہیں۔ جن کی تعداد ۱۰۰ سے ۲۰۰ تک ہیں۔ان آیات میں کبھی بارہ امام کی امامت کی، تو کبھی پنجتن پاک کی بحث کی گئی ہے تو کبھی ولایت کی نیز ان میں سے بعض آیات وہ ہیں جو امام حسین علیہ السلام کی شخصیت سے مربوط ہیں۔ جیسے سورہ فجر کی آخری آیات۔

آیات کا دوسرا گروہ وہ ہے جس سے کربلا اور عاشورہ کے سلسلہ میں استدلال واستشہاد کیا جاتا ہے۔ان آیات کی نسبت امام حسین علیہ السلام کی طرف دی جاتی ہے وہ آیات کی تعداد تقریبا۳۰ سے ۵۰ یا۷۰ تک بیان کی جاتی ہے۔

متعدد آیات کے مجموعہ کا اگر دوسرے سے موازنہ کیا جائے تو یہ تعلیمات سے آراستہ اور الہام بخش ثابت ہوں گے۔

میں سوچتا ہوں کہ وہ تمام آیات جو امام حسین علیہ السلام کی تحریک اور عاشورہ کی بحث سے مربوط ہیں یہ متعدد آیات ہیں جنہیں ہم ایک منظومہ کی شکل میں ملاحظہ کر سکتے ہیں اور ان آیات کی روشنی میں امام حسین علیہ السلام کے قیام، عاشورہ اور آپ کی تحریک کو پورے طور سے مطالعہ کر سکتے ہیں

لہٰذا ناچیز ان آیات میں سے کچھ کی طرف اشارہ کر رہا ہے جن کی سید الشہداء امام حسین علیہ السلام نے تحریک کے آغاز سے عاشورہ تک موقع و محل اور مناسبت سے تلاوت کی ہے۔در حقیقت امام حسین علیہ السلام ان آیات میں تحریک عاشورہ اور اپنے آئندہ کے انقلاب کی منظر کشی کر رہے ہیں۔

ایک مشہور آیت کہ جسے آپ لوگوں نے بھی سنا ہے کہ سید الشہداء آغاز تحریک ہی سے اس کی تلاوت کرتے رہے ہیں، در حقیقت یہ آیہ کریمہ آئندہ کی تمام تحریکوں کی نشان دہی کر رہی تھی نیز در پیش ایک عظیم تحریک کے لئے مستحکم ارادہ اور قوی عزم کی حکایت کر رہی ہے۔سورہ یوسف کی ۱۰۸ آیہ کریمہ ہے کہ ارشاد ہوتا ہے﴿قُلْ هذِهِ سَبِيلِي...﴾[1] کہ حضرت نے شہر سے نکلتے وقت اس کی

---

۱. سورہ یوسف، آیت ۱۰۸.

تلاوت فرمائی کہ اس آیت میں ٦ سے ٧ اہم نکتہ ذکر ہوا ہے۔

اور دوسری سورہ فصلت کی تیتنتیویں آیت ہے کہ حضرت نے حاکم مدینہ کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا ﴿وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلا ...﴾[۱]

امام حسین علیہ السلام نے ان دو آیت کے ذریعہ اپنی تحریک میں لوگوں کو اللہ کے راستے کی طرف دعوت دی اور ایک گروہ کو ایک عظیم الٰہی اور آسمانی دعوت کا اعلان کیا۔

ان دو آیت کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

(۱) قل ۔۔۔امام حسین علیہ السلام نے یہ اعلان فرمایا کہ میری تحریک ایک قوی اور مضبوط و محکم تحریک ہے۔

یہ لفظ قل جو قرآن میں استعمال ہوا ہے اس کی بہت اہمیت اور اپنے معنی و مفاہیم کے اعتبار سے بہت ہی قدر و منزلت کا حامل ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام یہ اعلان فرما رہے ہیں ۔اے دور حاضر اور مستقبل کے مسلمانوں غور سے سنو اور اس کو پہچاننے کی کوشش کرو کہ قیام عاشورہ کی دعوت قوی اور مضبوط دعوت ہے اس میں نہ کوئی پوشیدگی ہے نہ کنایہ اور نہ ہی تقیہ کا پہلو شامل ہے بلکہ یہ دعوت آشکار ہے۔

یہاں اعلان اور آشکار کرنے اور کھل کر میدان میں حاضر ہونے کا مقام ہے جسے امام حسین علیہ السلام نے اپنی تحریک کے آغاز سے ہی بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔

(۲) ادعوا۔اس آیت کے کلیدی مفاہیم کہ جسے آپ نے آغاز تحریک سے تلاوت کر کے آشکار کیا۔ امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں میری تحریک اور میرا قیام دعوت کا قیام ہے۔ یہ حوزہ کی حقیقت، عالم دین اور ولایت وامامت کی حقیقت دعوت الی اللہ ہے۔

---

۱. سورہ فصلت، آیت ۳۳.

عاشورہ ہر عصر اور ہر نسل کے لئے ایک عمومی اعلان ہے تا کہ ہر قوم وملت اور آئندہ نسل اس کے پر تو میں کمال حاصل کرے اور حیات نو کی مالک بنے۔ عاشورہ ایک ایسا مکتب حیات ہے جو فکری جدت اور بالیدگی چاہتا ہے جس میں سو ۱۰۰ سے زیادہ اہم دروس پائے جاتے ہیں۔﴿ادعوا﴾ سورہ یوسف کی اس آیت میں بھی ذکر ہوا ہے اور سورہ قصص میں بھی کہ اس آیت کی بھی امام حسین علیہ السلام نے تلاوت فرمائی ہے۔

۳۔ الی اللہ: یہ دعوت اللہ کی طرف دعوت ہے نہ اندھی ہے اور نہ شیطانی اہداف کی طرف ہے اور نہ ہی حیوانی اور نفسانی خواہشات کی طرف ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے بارہا فرمایا ہے: میں دنیا طلبی اور جاہ و حشم کی فکر میں نہیں ہوں بلکہ میں تمہیں ایک عظیم آرزو کے لئے بلا رہا ہوں۔

۴۔ ﴿مِمَّنْ دَعا إِلَى اللّٰه هذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللّٰه﴾ عاشورہ کی ابتدا اور انتہا سب خدائی رنگ کی حامل ہے۔ اور جو سید الشہدا نے منصوبہ بنایا تھا اس کا راز یہ تھا کہ اس محاذ میں صرف اور صرف مخلصین اور خدا والے عبودیت کے پیکر افراد ہوں لہٰذا جو بھی اس میں خالص اور صاف نیت کا نہیں تھا وہ پورے اس سفر میں محاذ عاشورہ کے صفحہ سے مٹتا گیا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ جو بھی دل کا صاف اور نیت کا پاک نہیں تھا امام حسین علیہ السلام نے کچھ ایسا رویہ اختیار کیا کہ وہ دور ہو گیا یہ بھی دنیا کی حیرت انگیز چیزوں میں سے ایک ہے کہ اگر کوئی جنگ کا ارادہ رکھتا ہے تو وہ فوج اکٹھا کرتا ہے، لیکن امام حسین علیہ السلام چاہتے ہیں کہ اضافی، زائد اور ناخالص فوج کو الگ کر کے ایک پاک و پاکیزہ اور خالص محاذ میں تبدیل کر دیں۔

(۵)( عَلى بَصِيرَة۔۔۔) امام حسین علیہ السلام یہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تحریک بصیرت کے ساتھ شروع کی ہے لہٰذا عاشورہ کا قیام علم وآگاہی کے ساتھ اور سوچا سمجھا

تھا اس میں کہیں سے کوئی پیچیدگی نہیں تھی۔

میدان جنگ سے بالکل الگ تھے۔ امام حسین علیہ السلام اپنی قربانی کو بھی جانتے تھے اور عاشورہ کے محاذ کا نقشہ انتہائی دقیق، جامع الاطراف اور سوچا سمجھا تھا۔ جس وقت امام حسین علیہ السلام اپنا چھوٹا سا لشکر میدان میں لیکر آئے تو ۴، ۵ رکاوٹوں سے دوچار ہوئے ۔کہ سب کے سب شکست پر تمام ہونے والے تھے اور یہ تھا کہ خون اور جہاد سے لبریز میدان جس میں آپ مکمل طور سے بصیرت کے ساتھ وارد ہوئے تھے یعنی آپ کے پاس منصوبہ اور تجویز تھی اور کامل آگاہی اور شناخت اور اس منصوبہ بندی کے تمام اسباب اور موانع کو نظر میں رکھ کر امام حسین علیہ السلام میدان کارزار میں وارد ہوئے۔

(٦) (أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي...) امام حسین علیہ السلام اس قیام کو تن تنہا انجام دینا نہیں چاہتے تھے بلکہ وہ چاہتے تھے اس میں ایک گروہ شرکت کرے وہ کم سے کم ایسا ہو کہ جو اس قیام کو دوسروں تک منتقل کر سکے بلکہ کچھ پاک و پاکیزہ لوگ ہوں، چاہے ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو لیکن ساتھ دیں تاکہ یہ قیام اور حادثہ سخت ترین حالات میں رونما ہو۔

ناچیز کا خیال ہے کہ جب امام علیہ السلام نے دیکھا کہ بات یہاں پر جاکر تمام ہوگی تو آپ نے دشمن سے دشوار ترین حالات میں قتال کرنے کا منصوبہ بنایا کیونکہ اگر عاشورہ کربلا کے پتپتے صحرا میں اتنی ساری مصیبتوں اور مشکلات کے ساتھ انجام کو نہ پہونچتا تو باقی نہیں رہ سکتا تھا۔

امام حسین علیہ السلام کا منصوبہ یہ تھا کہ اپنے قیام اور اپنی شہادت کو ایسی منزل پر پہنچا دیں جہاں سخت ترین حالات کا سامنا ہو لہٰذا سنگ دل اور خونخوار دشمن چاہنے کے باوجود اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکے لیکن دوستو! یہ قیام ﴿أَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِي﴾ کا محتاج ہے یعنی آپ کے ساتھ ایسے لوگ ہوں کہ عاشورہ کے خوبصورت ترین پرچم اور

میدان کی بہترین انداز میں منظر کشی کر سکیں اور ایسے لوگ بھی ہوں جو عاشورہ سے اس پیغام کو لے جائیں ۔ آپ روز عاشورہ کے دلگیر ،مایوس کن اور غمزدہ غروب کو دیکھئے کہ پورے عاشورہ اور میدان کربلا میں ناامیدی اور مایوسی چھائی ہوئی ہے، اس کے بعد بھی اسیروں کے قافلہ اور عاشورہ کی ہدایت بخش اور نورانی کارواں نے کس طرح ناامیدی کو امید میں تبدیل دیا اور کس طرح ظاہر میں ناکام محاذ کو فتح وکامرانی سے ہمکنار کرتے ہوئے رہتی دنیا کے لئے زندہ وجاوید بنادیا تاکہ ایسا عظیم آسمانی منصوبہ زمانہ کے حوادث سے محفوظ رہے۔

عاشورہ کی شام کو ملاحظہ کیجئے کہ زمین پر لاشے پڑے ہیں، خیمے جل رہے ہیں اور ایک چھوٹا سا لشکر پورے طور سے بکھر چکا ہے لیکن اہل حق ناامید نہیں ہیں۔

امام سجاد علیہ السلام زینب کبریٰ علیہا السلام اور آنحضرت کے ساتھیوں اور ناصروں کو دیکھئے تو ان کے پورے وجود میں امید کی لہر دوڑ رہی ہے۔

حاکم مکہ کے جواب میں اس آیۃ کو لکھ کر روانہ کیا۔۔ ﴿وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعا إِلَى اللَّهِ وَ عَمِلَ صالِحاً وَ قالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِين﴾

یعنی امام حسین علیہ السلام کی تحریک قرآن کی روشنی میں اللہ کی طرف دعوت ہے، خدا کی طرف بلایا جارہا تھا، دعوت دینے والے امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب وانصار واسراء کربلا ہیں۔

آپ کے پیغام اور قیام کا مقصد خدا اور انسانیت کا تحفظ تھا﴿وَ مَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا الخ ...﴾اس سے بہتر قیام کا مقصد اور کیا ہو سکتا ہے، یہ دونوں آیتیں بہت ہی دلکش اور جذاب ہیں، گویا امام حسین علیہ السلام کہنا چاہتے ہیں: عاشورہ سے بہتر کوئی قول، بات اور اقدام نہیں ہے۔ امام حسین علیہ السلام دعوت الی اللہ کی آخری معراج کو پہونچے ہوئے

ہیں عاشورہ اور کربلا اللہ کی طرف دعوت دینے کے بہترین اسباب اور وسائل ہیں ،خواہ اصلی عاشورہ ہو یا یہ پیغام جو باقی رہ گیا ہے اور رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔

یہ دونوں آیہ کریمہ جو تحریک کے آغاز اور انجام کا پتہ دے رہی ہیں، اس کے علاوہ دیگر آیات بھی ہیں جو دشمن اور حق کے محاذ کا پتہ دے رہی ہیں۔

وہی آیات کہ جن کی تلاوت امام حسین علیہ السلام نے دوران سفر کی ہے ہم اسکے چند نمونے ذکر رہے ہیں۔

امام حسین علیہ السلام نے روز عاشورہ اس آیت کی تلاوت کی ﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطانُ فَأَنْساهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولئِكَ حِزْبُ الشَّيْطانِ أَلا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطانِ هُمُ الْخاسِرُون﴾ [۱] یہ ہمارے دشمن کا محاذ ہے۔

﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطانُ﴾ قرآن میں انسان کے شیطان سے رابطہ کے بارے میں بہت سی آیتیں ہیں۔یعنی شیطان ان لوگوں پر اس طرح سے مسلط ہو گیا ہے کہ ان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی ہے بلکہ ان کے قلوب اوران کے نفوس کو اپنے قابو میں کر لیا ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے عاشورہ کے دن اس آیت کی تلاوت کر کے یہ بتا دیا کہ کوفہ وشام سے آنے والا عظیم لشکر ظاہرا ایک چھوٹے لشکر کے مدمقابل ہے اور یہ لوگ شیطان کے قبضہ میں ہیں، شیطان ان کے پورے وجود پر غالب ہے اور یہ لوگ شیطانی لشکر ہیں۔﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطانُ فَأَنْساهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولئِكَ حِزْبُ الشَّيْطانِ أَلا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطانِ هُمُ الْخاسِرُون﴾

---

۱۔ سورہ مجادلہ، آیت ۱۹۔

یہ ان لوگوں کی سرنوشت ہے جو سید الشہدا اور دعوت اللہ کے مقابلے میں آئے ۔اللہ کی طرف دعوت دینے والا وہ انسان ہے جو پیغمبر کا جانشین ہے، یہ آیت پیغمبر سے خطاب کررہی ہے اور ان کے مدمقابل وہ لوگ ہیں کہ نہ صرف یہ کہ شیطان ان سے رابطہ رکھتا ہے بلکہ وہ لوگ ا ﴿اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطانُ﴾ کا اتم مصداق ہو گئے ہیں، دشمن کا گروہ پورے طور سے شیطان کے ماننے والے اور اس کا لشکر اور اس کے اعوان وانصار ہو چکے ہیں کہ جو ہمارے مدمقابل آئے ہیں۔

ایک اور آیت کہ جس کی امام حسینؑ نے بار بار تلاوت فرمائی ہے، وہ خود آپ کے لشکر کے بارے میں ہے اور وہ آیت سورہ احزاب کی ہے۔ ﴿مِنَ الْمُؤْمِنينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضى‏ نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَ ما بَدَّلُوا تَبْديلاً﴾[1]

اس آیت کی تلاوت امام حسینؑ نے اس وقت فرمائی جب آپ نے اپنے وفادار ،جانثار قاصد قیس بن مسہر صیداوی کی شہادت کی خبر سنی۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جب کوفہ میں داخل ہوگئے تو اس خوف سے امام حسینؑ کے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تھے تاکہ دشمن خط کے مضمون سے آگاہ نہ ہونے پائے۔

اس کے بعد جب ابن زیاد کے دربار میں جاتے ہیں تو وہاں بھی آپ نے اپنی شجاعت وبہادری کا مظاہرہ کیا اور شہید ہوگئے ، قیس کی شہادت کی خبر امام حسینؑ تک پہونچی تو آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿مِنَ الْمُؤْمِنينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما

---

۱. سورہ احزاب، آیت ۲۳.

عاهَدُوا اللّهَ...﴾ اور جب امام عالی مقام تک مسلم بن عقیل علیہ السلام کی خبر شہادت پہونچی تو اس وقت بھی اسی آیت کی تلاوت کی گویا امام حسین علیہ السلام ابتدا ہی سے یہ بتاتے جارہے تھے کہ میرے وفادار اور جانثار ساتھی ہم سے جدا ہو رہے ہیں اور ہم لوگ بھی ان سے ملحق ہونے والے ہیں لیکن اس آیت ﴿مِنَ الْمُؤْمِنينَ الخ ...﴾ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔امام حسین علیہ السلام کے اصحاب وانصار کی اہم ترین خصوصیت خواہ وہ ہوں جو شہید ہو چکے ہیں یا جن لوگوں نے عاشورہ کے پیغام کو تمام عصر اور نسل تک منتقل کیا ہے،

یہ ہی معیار ﴿صَدَقُوا﴾ اس صدقوا کے قرآن میں بے شمار معنی ہیں یہ صدق گفتار نہیں ہے۔یہاں پر صدقوا سے مراد صادقین یعنی وہ لوگ کہ جن کا پورا وجود الٰہی آرزوں سے لبریز ہو۔ان کی گفتار، رفتار، افکار و کردار سب خدائی رنگ لئے ہو اور خدائی آرزوٗں کی راہ میں صداقت کا پیکر ہو۔

امام حسین علیہ السلام کے سپاہی راہ خدا میں صادقین کی صف میں ہیں اور شیطان کا لشکر ہی، حزب الشیطان ہے۔امام حسین علیہ السلام نے اپنی آخری کامیابی و کامرانی اور فتح کا اعلان کرتے ہوئے اس آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿إِلاَّ الَّذينَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحاتِ وَ ذَكَرُوا اللّهَ كَثيراً وَ انْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ ما ظُلِمُوا وَ سَيَعْلَمُ الَّذينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ﴾[1]

اور حضرت زینب کبریٰ علیہا السلام نے متعدد مقامات پر مذکورہ آیت کی تلاوت کی اور جب بھی اس آیت کی تلاوت کرتیں تو اپنے اندر بھرپور توانائی محسوس کرتی تھیں

۱. سورہ شعراء ۲۲۷.

اور دشمنوں کے مقابلے میں آپ کا حوصلہ بڑھ جاتا تھا یہ غمزدہ اور فلک ستائی خاتون تمام مصائب وآلام کے بعد جب دشمن کے سامنے اس عبارت "فَكِدْ كَيْدَكَ وَ اسْعَ سَعْيَكَ وَ نَاصِبْ جُهْدَكَ فَوَ اللَّهِ لَا تَمْحُو ذِكْرَنَا..." کو زبان پر لاتی ہیں (لہذا اُس جملہ کو تاریخ بشریت میں سنہرے حروف سے لکھ دینا چاہیئے۔

اگر دقت کریں تو اندازہ ہو گا کہ ایک خاتون ان حالات اور تاریخ کے بے مثال مصائب وآلام کے طوفانی دور میں وہ بھی دشمن کے قبضہ میں رہ کر بے خوف وخطر فرماتی ہیں: "فَكِدْ كَيْدَكَ وَ اسْعَ سَعْيَكَ فَوَ اللَّهِ لَا تَمْحُو ذِكْرَنَا".

خدا کی قسم ناامیدی کے ماحول میں جب کہ امام حسین علیہ السلام کا سارا محاذ نابود ہو چکا تھا، حضرت زینب علیا مقام، امید وار ہیں، اللہ کی طرف دعوت دینے والا ایسا ہی ہوتا ہے اور اس کا پورا وجود آئندہ سے متعلق امیدوار رہتا، کبھی ان کے اندر کوئی خوف وہراس نہیں ہے، ہمیشہ اپنے آئندہ سے حسن ظن رکھتی ہیں۔ فرماتی ہیں: تمہارا جو دل چاہے کرلو لیکن صفحہ ہستی سے ہمارا نام نہیں مٹا سکتے، بلکہ میری یاد میرا نام، مکتب اور مشن باقی رہے گا۔

عاشورہ کے بعد پوری تاریخ میں خلفا اور دوسرے دشمنوں نے امام حسین علیہ السلام کی قبر کو دسیوں بار مٹایا، روضہ کی طرف پانی کا رخ موڑ دیا، آپ کی زیارت پر پابندی لگائی، ہمارے زمانہ میں صدام نے کون سا کام ہے جو اس نے نہ کیا ہو، کونسی ننگ وذلت اور حیوانیت اور درندگی ہے جسے انجام نہ دیا ہو۔ پوری تاریخ میں یزید کے زمانے سے لیکر آج تک اس چراغ ہدایت کو خاموش کرنے کے لئے دسیوں بار ایسے ایسے ناروا کام انجام دیئے گئے تو کیا وہ ایسا کرسکے! ہم دیکھیں گے کہ اس سال کا

عاشورہ گذشتہ سال کے عاشورہ سے کہیں زیادہ رونق بار اور اسلامی انقلاب کے پرتو میں پوری دنیا میں درخشان ہوگا۔

یہ وہی ہے جو حضرت زینب کبری علیہا السلام اپنے ایک بیان میں فرماتی ہیں: "فَوَ اللّٰہِ لَا تَمْحُو ذِکْرَنَا" تاریخ اور بشریت کی یہ عظیم المرتبت خاتون فرماتی ہیں: نہ تم ہمارے ذکر کو مٹا سکتے ہو اور نہ ہماری وحی کو مردہ کر سکتے ہو کیونکہ عاشورہ اسی کو کہتے ہیں۔

قیام عاشورہ کے تمام مرحلوں اور دوست و دشمن کی تمام خصوصیتوں کے بارے میں امام حسین علیہ السلام نے اپنے دوران سفر چالیس سے زیادہ آیتوں کی تلاوت فرمائی ہے جس میں دوست و دشمن، حق و باطل میں تفریق کی پوری نشان دہی ہو رہی ہے لیکن ناچیز نے ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا ہے۔

امید کرتا ہوں ہر بینش و دانش رکھنے والا شخص جب بھی اس کو پڑھے گا اور عاشورہ حسینی کی تصویر کو آئینہ قرآن میں دیکھے گا تو پھر حسینی ہونے میں ذرا بھی تامل نہیں کرے گا اور پھر عاشورہ کے شعائر کو اسلامی مان کر اسے عالم گیر کرنے کی پوری کوشش کرے گا، خداوند کریم ہم سب کو مکتب قرآن سے مکتب عاشورہ کو سمجھنے اور اس پر چلنے کی پوری توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین

علی رضا اعرافی

ریاست جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیہ حوزہ علمیہ قم ایران